پاکستان میں زلزلے: ''جسارت'' کا نقطۂ نظر

زلزلہ قدرتی نہیں مصنوعی زلزلہ تھا؟

زلزلوں کے بارے میں دوسری بنیادی بات یہ ہے کہ ان کی گہرائی زمین میں ڈیڑھ سو سے دو سو کلومیٹر تک ہوتی ہے لیکن ۸/ اکتوبر کے زلزلے کی گہرائی پہلے دن صرف تین کلومیٹر اور دوسرے دن صرف دس کلومیٹر رپورٹ ہوئی۔ چنانچہ سوال یہ ہے کہ اس زلزلے کی سطحیت کا راز کیا ہے؟ کیا اس سے قبل بھی زلزلوں کی یہی گہرائی کہیں رپورٹ ہوئی ہے؟ اگر ہاں تو کہاں؟ اگر نہیں تو اس زلزلے کی سطحیت کے معنی کیا ہیں؟

اس سلسلے میں بعض مبصرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ زمین کی تہوں میں کچھ مقامات ایسے ہوتے ہیں جہاں تہیں باہم مربوط ہوتی ہیں اور اگر کسی قوت کے ذریعے اس مقام پر گہری ضرب لگا دی جائے تو باقی کام Chain Reactions کے ذریعے خود ہو جاتا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے سائیکلوں کی قطار کو گرانے کے لیے پوری قطار کو گرانا ضروری نہیں ہوتا، ایک سرے پر کھڑی ہوئی سائیکل کو دھکا دے دو تو ساری قطار گر جاتی ہے۔

اس تناظر میں خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ممکن ہے امریکہ نے تھرمونیوکلیئر پاور کے استعمال کے ذریعے زلزلہ تخلیق کیا ہو۔ کیا اسی لیے ایک ایسے مقام سے زلزلہ Orignate ہوا جس کی زلزلے کے حوالے سے کوئی تاریخ نہیں؟ اور کیا اسی لیے اس زلزلے کی گہرائی کم ہے؟ اس بارے میں وثوق سے کچھ بھی کہنا دشوار ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ ماہرین کو اس معاملے پر غور کرنا چاہیے۔

البتہ اس حوالے سے جو باتیں کہی جا رہی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ زلزلے سے ذرا پہلے ایک ایسی آواز سنی گئی جو زلزلے کی آواز سے مختلف تھی۔ بعض لوگ رپورٹ کر رہے ہیں کہ کئی مقامات پر پہاڑوں کی رنگت تبدیل ہوئی ہے۔ روزنامہ ڈان کراچی نے ۲۴/ اکتوبر کی اشاعت میں دریائے نیلم کی دو تصاویر شائع کی ہیں۔ ایک تصویر زلزلے سے پہلے کی ہے اور دوسری تصویر زلزلے کے بعد کی ہے اور دونوں میں بڑا فرق ہے۔ ایک مقام پر لوگوں نے پہاڑ سے سبزی مائل دھواں اٹھتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

اس حوالے سے اس اطلاع کو بھی بڑی اہمیت دی گئی ہے کہ نیٹو کے ایک ہزار فوجی علاقے میں آنے والے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ ان فوجیوں کا تعلق انجینئرنگ اور میڈیکل کے شعبوں سے ہوگا۔ لیکن سوال کیا جا رہا ہے کہ اگر ایسا ہی ہے تو اتنی بڑی تعداد میں فوجیوں کی کیا ضرورت ہے؟ ملبہ اٹھانے کے لیے دو درجن ماہرین کافی ہیں۔ میڈیکل کے شعبے میں بھی دو، تین درجن افراد بہت ہیں۔ باقی افرادی قوت تو ہمارے پاس کافی ہے تو پھر ایک ہزار فوجیوں کی آمد کی منطق کیا ہے؟ یہ حقیقت راز نہیں کہ زلزلے کے بعد حکومتِ پاکستان کے عدم تحرک سے بھی بڑے پیمانے پر جانی نقصان ہوا ہے۔

چنانچہ بعض حلقے خیال ظاہر کر رہے ہیں کہ جو کچھ امداد کے حوالے سے ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کی وجہ آزاد کشمیر کے لوگوں کو پاکستان سے بدظن کرنا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں زلزلے کے بعد بھارتی حکومت کو بھی متحرک نہیں دیکھا گیا۔ چنانچہ وہاں بھی بھارت مخالف جذبات میں اضافہ ہوگیا۔ تو کیا کشمیر کے لوگوں کو نفسیاتی طور پر ''آزاد کشمیر'' کے آپشن کی طرف دھکیلا جا رہا ہے؟ یہ ایک Wild Speculation ہے مگر اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

زلزلے کی تخلیق کے نظریے کے حاملین کا خیال ہے کہ جن علاقوں میں زلزلہ آیا ہے پاکستان کی جہادی یا مزاحمتی قوت انہی علاقوں میں جمع ہے اور تھرمونیوکلیئر پاور استعمال کرنے والوں کے ذہن میں یہ بات ہو سکتی ہے کہ اس قوت کے بڑے حصے کو ختم کر کے اس پورے Phenominion کی کمر توڑی جا سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس دعوے کی پشت پر کوئی ٹھوس شہادت موجود نہیں، لیکن بدقسمتی سے پاکستان کی تاریخ کا المناک ترین پہلو یہ ہے کہ افواہ قرار دی جانے والی بات حقیقت ثابت ہو جاتی ہے اور حقیقت باور کرائی جانے والی شے افواہ کے سوا کچھ ثابت نہیں ہوتی۔

اس حوالے سے یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ زلزلے کی رات تین بجے امریکہ کے ممتاز ٹی وی چینل فوکس سے جس پر ''نیوکونز'' کا قبضہ ہے، دس منٹ کا پروگرام نشر ہوا جس کے شرکاء کی توجہ زلزلے اور اس سے ہونے والی اموات کے بجائے اس پر تھی کہ مبینہ طور پر اسامہ بن لادن اور اس کے ساتھی زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں روپوش تھے، چنانچہ زلزلے سے ان کا کیا ہوا ہوگا؟ پروگرام کا لب لباب یہ تھا کہ سب لوگ اپنی پناہ گاہوں میں دفن ہو گئے ہوں گے۔ یہ پروگرام اتوار کی رات تین بجے نشر ہوا۔ [روزنامہ جسارت، شاہنواز فاروقی کا کالم ۳؍نومبر ۲۰۰۵]

[پاکستان میں آنے والے زلزلے کے بارے میں روزنامہ جسارت کے کالم نگار شاہنواز فاروقی صاحب نے ایک نئے انداز سے روشنی ڈالی ہے۔ معاملے کا یہ رخ ابھی تک لوگوں کی نظروں سے اوجھل تھا۔ کیا زلزلہ تخلیق کیا جا سکتا ہے؟ اس پہلو سے غور کی ضرورت ہے لیکن یہ بات قابلِ غور ہے کہ دنیا میں جہاں جہاں جوہری دھماکوں کے تجربات کیے گئے وہ زیرِ زمین تجربات تھے تو کیا ان تجربات کے نتیجے میں وہاں کوئی زلزلہ برپا ہوا۔ اگر ایسا ہوا تو پھر شاہنواز فاروقی کے موقف پر غور کیا جا سکتا ہے۔]